تبصرے

مجلات و رسائل

اسلام اور عصر جدید ایڈیٹر ڈاکٹر سید عابد حسین تقطیع متوسط صفحات ۱۱۲۔ کتابت و طباعت بہتر سالانہ قیمت ۔/۱۲ پتہ: جامع نگر۔ نئی دہلی - ۲۵۔

اسلام کو اپنی تاریخ میں دنیا کی بڑی بڑی تہذیبوں سے سابقہ پڑا ہے اور کہیں اس کی کمر خم نہیں ہوئی لیکن آج اس کا مقابلہ عصر جدید کی اس تہذیب سے ہے جس کے جلو میں علوم و فنون، سائنس اور ٹکنالوجی، صنعت و حرفت ایجادات و اختراعات سوشلزم اور جمہوریت حریت فکر و آزادی عمل کے انبوہ در انبوہ لشکر اور ساز و سامان ہیں اور دوسری جانب پسماندگی اور مرعوبیت، دل شکستگی اور شکست خوردگی کا احساس ہے اس بنا پر کوئی شبہ نہیں کہ آج اسلام کا سابقہ ایک نہایت قوی اور طاقتور حریف سے ہے اور اس لیے ضروری ہے کہ اسلام میں فکری اور نظری طور پر وہ توانائی پیدا کی جائے جس کے باعث وہ تاریخ کے اس دور میں بھی اپنی انفرادیت اور وجود کو قائم رکھ سکے اور اگر ممکن ہو تو دوسروں کو متاثر بھی کر سکے یہی وہ ضرورت ہے جس کی تکمیل کے لیے چند اصحاب علم و فضل اور ارباب فکر و نظر نے جامعہ نگر میں "اسلام اور عصر جدید سوسائٹی" کے نام سے ایک ادارہ بڑی امنگوں کے ساتھ قائم کیا ہے۔ "اسلام اور عصر جدید" اسی ادارہ کا سہ ماہی مجلہ ہے ہمیں اب تک اس کے دو نمبر موصول ہوئے ہیں جو ہند و بیرون ہند کے ارباب علم و قلم کے مقالات پر مشتمل ہیں — مضامین سب کے سب کسی نہ کسی حیثیت سے ادارہ کے اساسی مقصد سے تعلق رکھتے ہیں

اور معیاری ہونے کے باعث معلومات افزا اور لائق مطالعہ ہیں۔ اس موقع پر یہ عرض کرنا بے محل نہ ہوگا کہ بعینہٖ یہی کام ڈاکٹر اقبال مرحوم کے ذہن میں تھا اور وہ خود اس کو کرنا چاہتے تھے۔ چنانچہ ۱۹۲۸ء میں دارالعلوم دیوبند میں اختلافات کے باعث جب حضرت الاستاذ مولانا محمد انور شاہ کشمیری نے دیوبند کی ملازمت سے استعفٰی دے دیا اور راقم الحروف اس کے بعد ڈاکٹر صاحب سے لاہور میں ملا تو ڈاکٹر صاحب نے استعفا پر بڑی خوشی کا اظہار کیا اور فرمایا کہ اب میں مولانا انور شاہ کو لاہور بلاؤں گا اور ہم دونوں مل کر وہ کام کریں گے جو میری زندگی کی آخری تمنا اور آرزو ہے پھر فرمایا "میں عصر جدید" کو خوب جانتا ہوں لیکن "اسلام" کو ایسا نہیں جانتا اور دوسری طرف مولوی انور شاہ اسلام کو خوب جانتے ہیں مگر عصر جدید سے ایسے واقف نہیں ہیں۔ اس لیے ہم دونوں مل جل کر اس کام کو انجام دیں گے اور یہ کام اس زمانہ میں وقت کی عظیم ترین خدمت ہوگا۔ ڈاکٹر صاحب سے جو لوگ قریب تھے انہیں معلوم ہے کہ مرحوم کے دل میں اس کام کی بڑی لگن تھی۔ لیکن افسوس ہے کہ ادھر ڈاکٹر صاحب کی صحت اچھی نہیں رہی اور ادھر حضرت شاہ صاحب لاہور میں قیام نہ فرما سکے اور اس کام کا آغاز بھی نہ ہو سکا اس واقعہ کو بیان کرنے کا مقصد یہ ہے کہ آج دنیا میں نہ اقبال موجود ہیں اور نہ انور شاہ لیکن یہ ظاہر ہے کہ ادارہ کا پیش نظر مقصد باحسن وجوہ اسی وقت کامیاب ہو سکتا ہے جب کہ ادارہ کو دونوں قسم کے حضرات کا پورا تعاون اور اشتراک حاصل ہو۔ لیکن مجلہ کے شروع میں مجلس ادارت کے چودہ ممبروں کی جو طویل فہرست چھپی ہوئی ہے اس پر ایک نظر ڈالنے سے خیال ہوتا ہے کہ غالباً ادارہ کے نزدیک عصر جدید کے ماہرین کو جو اہمیت حاصل ہے وہ اسلام کے ماہرین کو نہیں ہے اگر خدانخواستہ ہمارا یہ اندیشہ صحیح ہے تو اسلام کا مریض ناتواں کہہ سکتا ہے۔

تمہارے دشمنوں کو کیا پڑی تھی میرے ماتم کی

لیکن ڈاکٹر سید عابد حسین صاحب کی ذات سے توقع رکھنی چاہئے کہ وہ اس کی نوبت